قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 14/ فروری 2023ء | 22/ رجب 1444 ہجری قمری | 14/ تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شمارہ: 38

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۵﴾

(الفرقان: 75)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو اپنے جیون ساتھیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

فرمان خلیفۂ وقت

مرد کی بحیثیت سربراہ خاندان ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے مرد کے قویٰ کو جسمانی لحاظ سے مضبوط بنایا ہے اس لئے اس کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی عورت سے زیادہ ہیں۔ اس سے ادائیگی حقوق کی زیادہ توقع کی جاتی ہے۔ عبادات میں بھی اس کو عورت کی نسبت زیادہ مواقع مہیا کئے گئے ہیں اور اس لئے اس کو گھر کے سربراہ کی حیثیت بھی حاصل ہے اور اسی وجہ سے اس پر بحیثیت خاوند بھی بعض اہم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور اسی وجہ سے بحیثیت باپ اس پر ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور بہت ساری ذمہ داریاں ہیں، چند ایک کا میں یہاں ذکر کروں گا اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کے لئے حکم دیا کہ تم نیکیوں پر قائم ہو، تقویٰ پر قائم ہو، اور اپنے گھر والوں کو، اپنی بیویوں کو، اپنی اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کے لئے نمونہ بنو اور اس کے لئے اپنے رب سے مدد مانگو، اس کے آگے روؤ، گڑگڑاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اے اللہ! ان راستوں پر ہمیشہ چلاتا رہ جو تیری رضا کے راستے ہیں، کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم بحیثیت گھر کے سربراہ کے، ایک خاوند کے اور ایک باپ کے، اپنے حقوق ادا نہ کر سکیں اور اس وجہ سے تیری ناراضگی کا موجب بنیں۔ تو جب انسان سچے دل سے یہ دعا مانگے اور اپنے عمل سے بھی اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ نہ ایسے گھروں کو برباد کرتا ہے، نہ ایسے خاوندوں کی بیویاں ان کے لئے دکھ کا باعث بنتی ہیں اور نہ ان کی اولاد ان کی بدنامی کا موجب بنتی ہے اور اس طرح گھر جنت کا نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 2/ جولائی 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

فرمانِ رسولؐ

حضرت سلمان بن احوصؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضور ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ اس موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثناء کے بعد وعظ و نصیحت فرمائی اور پھر فرمایا کہ عورتوں کے بارے میں ہمیشہ بھلائی کے لئے کوشاں رہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ قیدیوں کی طرح بندھی ہوئی ہیں۔ تم ان پر کوئی حق ملکیت نہیں رکھتے سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوں اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے کپڑوں اور کھانے کا بہترین خیال رکھو۔

(ترمذی کتاب الرضاع باب ما جاء فی حق المرأۃ فی حق المرأۃ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

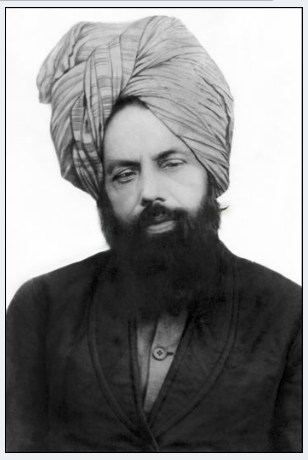

حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا طریق

- اسی طرح عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء: 20) مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے۔ دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی اور دوسری پہن لی۔ یہ بڑی ہی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں سے کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 396)

- میرا طریق کیا ہے کہ میں کس طرح دعائیں مانگا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ مَیں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اول اپنے نفس کے لیے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ دوم پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لیے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ سوم: پھر اپنے بچوں کے لیے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ چہارم: پھر اپنے مخلص دوستوں کے لیے نام بنام۔ پنجم: اور پھر ان سب کے لیے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 309)

اس شمارہ میں

- غصہ میں بھرا ہوا خدا ہے (منظوم)
- ممکنہ تیسری عالمی جنگ
- رشیا۔ یوکرین جنگ اور انسانیت کا مستقبل
- حاصل مطالعہ
- اولاد کی تعلیم و تربیت
- عینک

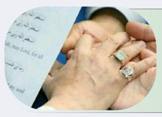

دربارِ خلافت

والدین واقفین نو کے لیے اپنا نمونہ پیش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورۂ امریکہ 2022ء میں واقفات نو کی کلاس یں سوالات کے جوابات دیے:

سوال: صوفی ازم کا دعویٰ ہے کہ ان کی روحانی مشقوں کے ذریعہ قرب الٰہی ہوسکتا ہے۔ میرا سوال ہے کہ آیا اللہ کا قرب دلانے والے صوفی اعمال اور رسومات کے کچھ فوائد ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو کوئی صوفی ازم نہیں تھا۔ کیا اس وقت کوئی صوفی تھے؟ خلفائے راشدین کے دور میں کوئی صوفی نہیں تھے بلکہ کئی صدیوں بعد یہ (سلسلہ) شروع ہوا کیونکہ اس وقت خلافت روحانی خلافت نہ رہی تھی وہ دنیاوی خلافت تھی اور اس دور کے خلفاء دنیاوی مفاد کے پیچھے تھے اور خلیفہ جماعت کی طرف سے منتخب شدہ نہ تھا بلکہ خلافت ان کو ورثہ میں ملتی تھی اس لئے اُس وقت لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہوا جن کا کہنا تھا کہ ہم روحانی لوگ ہیں اور ہم لوگوں کو بتاتے ہیں کہ تمہارے دین کی اصل روح کیا ہے۔ دعاؤں کی کیا روح ہے۔ آپ کو کیسے عبادت کرنی چاہیے۔ آپ کو کس طرح اللہ کے سامنے جھکنا چاہیے۔ آپ کو قرآنی احکامات پر کیسے عمل کرنا چاہیے۔ پس ان کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ انہوں نے قرآنی تعلیمات سمجھانی شروع کیں مگر اب حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے بعد جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دین اسلام کے احیاء کیلئے تشریف لائے ہیں اب کسی صوفی کی ضرورت نہیں رہی۔ کسی صوفی کے پیچھے چلنے کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ مجھے یاد آرہا ہے کہ میں نے ایک دفعہ اپنے خطبہ میں آیت ''اللہ نور السمٰوٰت والارض'' کی وضاحت کی تھی۔ تب ایک عرب نو مبائع نے بتایا کہ وہ پہلے صوفی ہوا کرتا تھا اور اب جبکہ میں نے آپ کا خطبہ سنا ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ سے بڑے کوئی صوفی نہیں۔ جس طرح آپؑ نے قرآن کریم کی تعلیم ہمیں سمجھائی ہے۔ اس کے بعد کسی اور صوفی کی ضرورت نہیں رہتی اور اب خلافت بھی اللہ سے ہی رہنمائی پاتی ہے۔ جب تک یہ قائم رہے گی تب تک کسی صوفی ازم کی ضرورت نہیں۔ پس یہ ماضی کی ضرورت تھی۔ حال کی نہیں۔

سوال: وقفِ نو نومولود بیٹے کی حیثیت سے کیا اس کے شروع کے سالوں میں اس کی پرورش کے کوئی ایسے خاص طریق ہیں جس سے اس کا جماعت کی خدمت کا عہد اور مضبوط ہو سکے؟

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ اس کی عمر کیا ہے؟ موصوفہ نے عرض کیا کہ تقریباً پندرہ ماہ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ''پہلی بات یہ کہ آپ پنجوقتہ نمازوں میں اس کے لئے دعائیں کریں اور دو رکعات نفل اس کے لئے ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے حقیقی واقفِ نو بنائے اور جب وہ بڑا ہو جائے تو آپ اسے اخلاق اور قرآن کریم کی تعلیم سکھائیں۔ آپ اسے اپنا نمونہ پیش کریں۔ آپ دونوں میاں بیوی کو اپنے بچوں کے سامنے اپنا نمونہ قائم کرنا چاہیے تا انہیں پتہ ہو کہ ہمارے ماں باپ پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں، قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ (یعنی والدین) قرآن کریم اور اسلام کی تعلیم کی عمدہ مثال ہیں اور اسلام احمدیت کے حقیقی پیروکار ہیں۔ جب وہ ایسے ماحول میں پرورش پائیں گے تو وہ اچھے واقفین نو بنیں گے۔

(روزنامہ الفضل آن لائن 9/ دسمبر 2022ء)

غصہ میں بھرا ہوا خدا ہے

(کلام حضرت مصلح موعودؓ)

غصہ میں بھرا ہوا خدا ہے
جاگو ابھی فرصتِ دعا ہے

تم کہتے ہو امن میں ہیں ہم، اور
منہ کھولے ہوئے کھڑی بلا ہے

ڈرتی نہیں کچھ بھی تو خدا سے
اے قوم! یہ تجھ کو کیا ہوا ہے

مامور خدا سے دشمنی ہے
کیا اس کا ہی نام اتقا ہے

گمراہ ہوئے ہو باز آؤ
کیا عقل تمہاری کو ہوا ہے

موسیٰؑ کے غلام تھے مسیحاؑ
ہاں ان سے ہمارا کام کیا ہے

اب رہبر راہ کوئے دلبر
واللہ غلامِ مصطفیٰ ہے

کس راہ سے ابن مریمؑ آئے
مدت ہوئی وہ تو مرچکا ہے

اب اور کا انتظار چھوڑو
آنا تھا جسے وہ آچکا ہے

جس کو کیا ہے خدا نے مامور
اس سے بھلا تم کو کیا گلہ ہے

(کلام محمود صفحہ 13)

سید انور احمد شاہ۔ بُرکینا فاسو

ممکنہ تیسری عالمی جنگ

قسط نمبر 6

22۔ دنیا میں قیام امن کے لئے ہر ایک کو اپنا کردار لازماً ادا کرنا ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:

’’جماعت احمدیہ کو آواز بلند کرنی چاہئے اور وہاں رائے عامہ کو بیدار کرنا چاہئے اور ہر ملک میں بیدار کرنا چاہئے اور بار بار اخبارات میں لکھ کر اور لیڈروں سے مل کر ان کو سمجھانا چاہئے کہ ہم بڑے نازک دور سے گزر رہے ہیں آج اگر ہم نہ سنبھلے تو کل جو حالات پیدا ہونے والے ہیں اور مجھے دکھائی دے رہے ہیں ان میں اس سے زیادہ خوفناک عالمی جنگوں میں انسان کو جھونکا جائے گا جس کے تصور سے بھی آج ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کی کوئی حیثیت ہی نہیں رہے گی اس جنگ کے مقابل پر جس کی تیاری آج امریکہ تمام دنیا کے لئے کر رہا ہے۔

(خطبات طاہر جلد 12 صفحہ 73۔74)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 9/ مئی 2003ء میں فرمایا:

’’آئندہ زمانہ میں ظاہر ہونے والی خبریں جو اس زمانہ میں ظاہر ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی ظاہر ہوتی چلی جائیں گی جن کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے اس میں جو ہم آج کل دیکھتے ہیں اس میں Radiation کا عذاب ہے اور Atomic Warfare ہے۔ فرمایا یَوۡمَ تَکُوۡنُ السَّمَآءُ کَالۡمُہۡلِ ﴿۹﴾ وَتَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ ﴿۱۰﴾ وَلَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا ﴿ۚۖ۱۱﴾ یُّبَصَّرُوۡنَہُمۡ ؕ یَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ یَفۡتَدِیۡ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِئِذٍۭ بِبَنِیۡہِ ﴿۱۲﴾

(المعارج: 9-12)

جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دُھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے اور کوئی گہرا دوست کسی گہرے دوست کا (حال) نہ پوچھے گا۔ وہ اُنہیں اچھی طرح دکھلا دیے جائیں گے۔ مجرم یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے سکے اپنے بیٹوں کو۔

جب Atomic Warfare ہو تو اس وقت یہ ممکن ہے کہ آسمان کَالۡمُہۡلِ یعنی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح دکھائی دے۔ اس میں Radiation کے عذاب کی طرف اشارہ ہے جو کہ اتنی خوفناک چیز ہے کہ اب تک جہاں جہاں تجربے ہوئے ہیں وہاں لازماً یہی باتیں دکھائی دی ہیں کہ وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ کوئی اپنے کسی گہرے دوست کو بھی نہیں پوچھتا۔ یہاں تک کہ عورتیں اپنے بچوں کو بھول گئی ہیں اور ہر ایک کے اندر Atomic Warfare سے یا Radiation سے اتنی خوفناک گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ اگر اس وقت کسی سے پوچھا جائے تو وہ اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہیں کہ اس مصیبت سے نجات ہو کسی طرح۔

دوسری جنگ عظیم میں یہ نظارے دیکھے گئے حالانکہ وہ بہت کم طاقت کے ایٹم بم تھے اور اب تو اس سے کئی گنا زیادہ طاقت کے ایٹم بم تیار ہو چکے ہیں اور اس وقت جو دنیا کے حالات ہیں وہ یہی نظر آ رہے ہیں کہ دنیا بڑی تیزی سے تباہی کے کنارے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پس آج ہمیشہ کی طرح جماعت احمدیہ کا فرض ہے، جس کے دل میں انسانیت کا درد ہے کہ انسانیت کو بچانے کے لئے دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ دنیا خدا کو پہچان لے اور تباہی سے جس حد تک بچ سکتی ہے بچے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 29۔30)

In 2004, His Holiness launched the annual National Peace Symposium in which guests from all walks of life come together to exchange ideas on the promotion of peace and harmony. Each year, the symposium attracts many serving ministers, parliamentarians, politicians, religious leaders and other .dignitories

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22/ اکتوبر 2008ء کو برطانیہ کے ہاؤس آف کامنز سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے ’’عالمی مسائل کی بابت اسلامی نقطۂ نظر‘‘ کے زیرعنوان ایک عظیم الشان مضمون بیان فرمایا:

اپنے اس خطاب میں آپ نے بہت سی جہت سے امن عالم کی تباہی کے اسباب اور اہم وجوہات کا ذکر فرمایا اس میں آپ نے ایک وجہ یہ بیان فرمائی کہ انصاف کا نفاذ حقیقی معنوں میں نہ کیا جانا، اسی طرح ایک اور بہت بڑی وجہ آپ نے بیان فرمائی کہ سودی نظام کے ذریعے استحصال۔

آپ کے خطاب کا اردو مفہوم

گزشتہ صدی میں دو عالمی جنگیں لڑی گئیں۔ ان کی وجوہات جو بھی ہوں ایک وجہ جو سب سے اوپر سامنے آتی ہے کہ انصاف کو اس کی حقیقی شکل میں نافذ نہ کیا گیا۔ جس صورتحال کو سمجھا گیا کہ آگ کو بجھا دیا گیا ہے دراصل اس کو وقتی طور پر دبا دیا گیا اور اس طرح کے انتظام میں بعدہٗ ایک زوردار آگ بھڑک کر ساری دنیا کو دوسری دفعہ گھیر لیتی ہے۔ آج کل بے چینی بڑھ رہی ہے اور جنگ اور امن کی کوششیں ایک اور عالمی جنگ کا پیش خیمہ بنتی نظر آ رہی ہیں۔ مزید برآں موجودہ معاشی اور معاشرتی مسائل اس صورتحال کو مزید بگاڑنے کا سبب بنیں گے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page16)

ترقی یافتہ ممالک کا غیر ترقی یافتہ ممالک کی معدنیات اور دوسرے وسائل کی لوٹ گھسوٹ، اس بارے میں فرمایا:

اردو مفہوم: اس بارہ میں کئی مصنفین جنہوں نے اس سے قبل بطور مشیر حکومتوں کے ساتھ کام کیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ کیسے ایک ملک نے کسی دوسرے ملک کے وسائل کو اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ یہ مصنفین کہاں تک سچے ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، لیکن ان کتابوں کو پڑھ کر ان لوگوں کے دلوں میں شدید انگیخت پیدا ہوتی ہے جو اُن غریب ممالک سے محبت رکھتے ہیں اور یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے جو دہشت گردی کو بڑھا رہی ہے اور ایک دوڑ شروع ہوگئی ہے ایسے ہتھیاروں کی جو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے میں کام آ سکیں۔ 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نے جرمنی کے ملٹری ہیڈ کوارٹرز میں خطاب فرمایا اور آپ نے ’’اسلامی تعلیمات کی روشنی میں وطن سے محبت اور وفا‘‘ کی ذیل میں قیمتی نصائح ارشاد فرمائیں آپ نے فرمایا اسلام ہمیں منافقت اور دوغلے پن سے منع فرماتا ہے۔ سچی وفاداری کا تقاضا ہے کہ تعلق کلیۃً مخلصانہ ہو۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page19)

اردو مفہوم: اسلام کا اولین اور عظیم بنیادی اصول یہ ہے کہ کسی شخص کے قول اور فعل میں دورنگی یا منافقت نہیں ہونی چاہئے۔ سچی وفاداری ایسے تعلقات کا تقاضا کرتی ہے جن کی بنیاد خلوص اور پختہ یقین پر ہو۔

آپ نے مزید فرمایا: اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ حُبُّ الوَطَنِ مِنَ الۡاِیۡمَان (حدیث نبوی ﷺ) یعنی وطن سے محبت ایمان کے اجزاء میں سے ایک ہے۔۔۔فرمایا: بہترین طریق یہی ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچان لے۔ ہر قسم کی وفاداری کا معیار خدا تعالیٰ کے ساتھ فرد کی وفا کے معیار سے منسلک ہے۔ اگر ایسا ہو جاتا ہے تو ہم خود اپنی آنکھوں سے ایک اعلیٰ معیار کی وفاداری تمام ممالک کے عوام میں اپنے اپنے وطن کے لئے دیکھیں گے اور اس طرح سے ہمارے لئے دنیا میں امن اور سلامتی کی نئی شاہراہیں کھل جائیں گی۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page28)

اردو مفہوم: اس کو سرانجام دینے کا بہترین طریق یہی ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے۔ ہر قسم کی وفا کا معیار اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفا کی روشنی میں پرکھا جائے۔ اگر یہ ہو جائے تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ ہر ملک کے عوام نے ایک اعلیٰ معیار وفا کا اپنا لیا ہے اور ساری دنیا میں ہر علاقہ میں ایسی نئی شاہراہیں کھل جائیں گی جو ہم کو امن اور تحفظ کی طرف لے چلیں گی۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page37)

مارچ 2012ء کو جماعت احمدیہ نے نویں سالانہ امن سمپوزیم کا انعقاد کیا۔ اس سمپوزیم کا موضوع تھا:

The Devastating Consequences of a Nuclear War and the Critical Need for Absolute Justice

ترجمہ: ایٹمی جنگوں کے ہولناک نتائج اور بے لاگ انصاف کی اشد ضرورت۔

حضور نے اپنے خطاب میں فرمایا:

اردو مفہوم: کہا جاتا ہے کہ اگرچہ سات دہائیاں گزر چکی ہیں مگر ایٹمی

تابکاری کے بد اثرات آج تک جو بچے پیدا ہو رہے ہیں اُن کی تخلیق میں نظر آتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو اتفاقاً بندوق کی گولی لگ جائے تو اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ وہ علاج معالجے سے تندرست اور نارمل زندگی میں لوٹ آئے گا، لیکن اگر ایٹمی جنگ شروع ہوتی ہے تو جو اس کی زد میں آئیں گے اُن کے بارے میں ایسا بالکل نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ جو بچ جائے گا وہ دیکھے گا کہ ان کی موت آناً فاناً ہوئی، وہ ایک بت کی طرح جم گئے، اور اُن کی جلد پگھل چکی تھی۔ پینے کا پانی، خوراک اور ہر قسم کا سبزہ اس تابکاری سے لتھڑ جائے گا اور اس کے بعد تابکاری کے یہ اثرات بیماریوں کا باعث بنتے چلے جائیں گے۔ وہ علاقے جو اس جائے حادثہ سے دور ہوں گے اور بلاواسطہ نشانہ نہ بنیں گے اور وہاں تابکاری کے اثرات کمتر ہوں گے وہاں بھی بیماریوں کی بہتات ہو جائے گی اور عمومی صحت بہت زیادہ متاثر ہو گی اور آنے والی نسلیں بھی بہت سے خطرات سے دوچار ہو جائیں گی۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page51)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 اور 4؍دسمبر 2012ء کو برسلز میں یورپین یونین کے 30 ممالک کے 350 اراکین کو خطاب فرمایا۔ اس خطاب کا عنوان تھا:

عالمی یکجہتی۔ عالمی امن کی کنجی ہے

اس خطاب سے چند اقتباسات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

اردو مفہوم: فرمایا یورپین یونین کا قیام یورپی ممالک کی بہت بڑی کامیابی ہے کیونکہ اس طرح سے آپ نے ایک براعظم کو متحد کیا۔ پس آپ کو اس اتحاد کو قائم رکھنے کی خاطر ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اس کی بنیاد ایک دوسرے کے حقوق کا احترام ہے۔ عوام الناس میں پائے جانے والے تفکرات اور خوف کو دور کرنا ضروری ہے۔ ایک دوسرے کی معاشرت کے تحفظ کے لئے، آپ کو ایک دوسرے کے معقول مطالبات کو ماننا چاہئے اور یہ تو بہر طور ضروری ہے کہ کوئی فریق غیر معقول مطالبات نہ ہی کرے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE Page106)

آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

اردو مفہوم: ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا میں بسنے والے افراد بھلے وہ افریقہ، یورپ، ایشیا یا کسی اور براعظم سے تعلق رکھتے ہوں اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو شاندار دماغ دیا ہوا ہے۔ اگر تمام گروہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو نسل انسانی کی بہبود کے لئے استعمال کریں تو ہم دیکھیں گے کہ یہی دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی۔ بہر حال اگر ترقی یافتہ ممالک غیر ترقی یافتہ یا کم ترقی یافتہ ممالک کی ترقی اور تعمیر کو دباتے رہیں گے اور اُن کے زرخیز دماغوں کو مواقع نہیں دیں گے تو ایسی صورت میں بے چینی بڑھے گی اور بدامنی پھیلے گی اور بین الاقوامی امن کو برباد کر دے گی۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE Page51)

مؤرخہ 23؍مئی 2015ء کو ٹوکیو میں حضور نے ارشاد فرمایا: کئی سالوں سے میں خبردار کر رہا ہوں کہ دنیا اس بات کو تسلیم کرے کہ کسی ایک علاقہ میں جنگ جولڑی جائے گی وہ دنیا کے دوسرے علاقوں کا امن و امان اور سکون متاثر کر سکتی ہے اور کرے گی۔

حضور نے بارھویں نیشنل پیس سمپوزیم سے خطاب کے دوران فرمایا: اب جب کہ کچھ لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک اور عالمی جنگ سے بچنا بہت مشکل ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ وقت ہے دنیا جاگے اور اس خطرہ کی روک تھام کرے۔ ایسا کرنے کے لئے تمام دنیا کے لوگ اور ان کے سربراہان کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ صرف ایک رخ کو دیکھنا چھوڑیں اور یہ کہ صرف اپنے مفادات کا تحفظ ہی ان کے پیش نظر نہ ہو۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page108)

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام 27؍جون 2012ء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی میں خطاب فرمایا۔ حاضرین میں امریکن کانگریس اراکین، سینیٹرز، ایمبیسیڈرز، وہائٹ ہاؤس اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سٹاف، سربراہان، مذہبی سربراہان، پروفیسرز، پالیسی ایڈوائزرز، بیوروکریٹس، نمائندگان تھنک ٹینکس اور پینٹاگان اور صحافی شامل تھے۔ اس خطاب کو بہت بڑی تعداد میں جن بااثر سیاستدانوں اور عہدیداران نے سنا اور ان میں ہاؤس آف ریپریزنٹیٹوز کی ڈیموکریٹ لیڈر عزت مآب نینسی پولیسی بھی شامل ہیں۔ اس خطاب کا عنوان:

شاہراہِ امن۔۔۔قوموں کے مابین منصفانہ تعلقات

اس خطاب سے چند اقتباسات ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

پس اسلام نے ہماری توجہ امن کے مختلف ذرائع کی طرف دلائی ہے۔ یہ مکمل انصاف کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ تمام صورتوں میں سچی گواہی دی جائے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ دوسروں کے اموال کو حاسدانہ نظروں سے نہ دیکھا جائے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک اپنے خالص ذاتی مفادات کو ایک طرف رکھ دیں بلکہ ان پر لازم ہے کہ ترقی پذیر ممالک کو بے لوث اور بے غرض امداد اور خدمات مہیا کریں۔ اگر ان تمام ہدایات کو ممالک اپنا منشور بنائیں گے تو ہی سچا اور دیرپا امن قائم ہو سکتا ہے۔ اگر متذکرہ بالا تمام امور پر عمل درآمد کے باوجود کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر چڑھ دوڑتا ہے اور چاہتا ہے کہ انصاف کے تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے کسی دوسرے ملک کے وسائل پر قبضہ کر لے، تو ایسے میں لازم ہے باقی تمام ممالک اس ظلم کے تدارک کے لئے ضروری قدم اُٹھائیں۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ ان اقدامات کو اختیار کرتے وقت انصاف پر قائم رہیں۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page89-90)

آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

ترجمہ: مزید برآں اگر وہ ممالک جن کو اقوام متحدہ میں ویٹو کا حق حاصل ہے اگر وہ سوچیں کہ ان کو اپنے اعمال کی بابت ان کو حساب دینا ہے، کیا ایسے میں حقیقی انصاف قائم ہو سکتا ہے۔ درحقیقت میں ایک قدم اور آگے جاؤں گا اور یہ کہوں گا کہ ویٹو کے حق کی موجودگی میں کیسے ہو سکتا ہے کہ امن قائم ہو سکے، کیونکہ ویٹو اختیار کے ہوتے ہوئے صاف نظر آرہا ہے کہ سب اراکین کا حق ایک سا نہیں ہے۔ یہ اہم نقطہ ہے جسے اس سے قبل میں نے اس سال اپنے خطاب میں پیش کیا جو میں نے کیپیٹل ہل میں امریکہ کے سرکردہ سیاستدانوں اور پالیسیاں وضع کرنے والے نمائندگان کے سامنے کیا تھا۔ اگر ہم اقوام متحدہ کی ماضی میں ہونے والی رائے شماریوں کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ ویٹو کے حق کا استعمال نہ تو ہمیشہ زیرعتاب قوموں کے حق میں اور نہ ہی ان کی حمایت میں استعمال ہوا جو حق بجانب تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم نے کئی مواقع پر دیکھا کہ ویٹو پاور کا غلط استعمال کیا گیا اور ظلم کی مدد اور اس کے سہولت کار کے طور پر اسے استعمال کیا گیا بجائے یہ کہ ظلم کو روکنے کے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے بلکہ کئی تبصرہ نگار اس پر رائے زنی کر چکے ہیں۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page111)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہیمبرگ جرمنی میں 2012ء میں ملٹری ہیڈکوارٹرز کوبلنز جرمنی سے خطاب فرمایا جس کا موضوع تھا

کیا مسلمان مغربی معاشروں کا حصہ بن سکیں گے؟

چند اقتباسات ذیل میں پیش خدمت ہیں:

کیسے ایک عام شہری اپنے ملک کو ظلم اور ناانصافی کرنے سے روک سکتا ہے۔ اس کا جواب بہت سادہ ہے۔ اس وقت تمام مغربی ممالک میں جمہوریت کا غلبہ ہے۔ اگر ایک منصفانہ سوچ رکھنے والا شہری یہ دیکھتا ہے کہ اس کا ملک استحصال کر رہا ہے تو پھر اس کو اپنی آواز اس کے خلاف اٹھانی چاہئے اور وہ کوشش کرے کہ اس کا ملک صحیح راستہ کو اختیار کرے یا پھر کچھ لوگ مل کر یہ کام کریں اور اگر کوئی شہری یہ دیکھتا ہے کہ اس کا ملک کسی دوسری قوم کی آزادی کو سبوتاژ کرنا چاہ رہا ہے تو ایسے میں اس کو کوشش کر کے اپنی حکومت سے اس رویہ کے خلاف آواز اٹھانی چاہئے۔ اگر کوئی شخص پرامن طور پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرواتا ہے تو یہ کوئی باغیانہ رویہ نہیں ہے۔ امر واقع یہ ہے کہ یہ آپ کا اپنے وطن سے سچی محبت کا اظہار ہے۔ ایک منصف مزاج شہری یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے ملک کی اچھی شہرت پر بین الاقوامی سطح پر کوئی دھبہ لگے لہٰذا جب وہ اپنے وطن کے ارباب اقتدار سے ان کی ناانصافی سے متعلق سوال اٹھاتا ہے تو یہ اس کی اپنی قوم کے ساتھ محبت اور وفا کا ثبوت ہے۔ جہاں تک بین الاقوامی کیونٹی اور اداروں کا تعلق ہے، اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ جہاں ایک ملک جارحانہ طور پر کسی دوسرے ملک پر حملہ آور ہو تو پھر باقی قوموں پر لازم ہے کہ متحدہ طور پر اس کو جارحیت سے روکیں اور اگر جارح ملک اپنے رویہ میں تبدیلی کر لے اور پسپائی اختیار کرے تو پھر ایسے میں اس صورتحال سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس پر ظالمانہ سزاؤں اور غیرمنصفانہ فیصلوں کو نہ تھوپا جائے۔ پس اسلام ہر قسم کی صورتحال کا حل اور علاج مہیا کرتا ہے۔ اسلامی تعلیم کا لب لباب یہ ہے کہ تم نے ہر سُو امن کو پھیلانا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے مسلمان کی یہ تعریف بیان فرمائی کہ اُس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے (پرامن) لوگ محفوظ رہتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے اس سے قبل کہا ہے کہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ گناہ اور زیادتی (ظلم) میں ایک دوسرے سے تعاون مت کرو۔ یہ ایسی خوبصورت تعلیم ہے کہ جو مسلمان کو خواہ وہ کسی بھی ملک میں رہ رہا ہو ایک ممتاز اور معزز مقام عطا کرتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی ملک کے تمام مخلص اور بااخلاق لوگ اس بات کو پسند کریں گے کہ متذکرہ بالا صفات کے حامل شہری ان کے معاشرہ کا حصہ بنیں۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE, Page 124-125)

آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ایک انتہائی خوفناک تباہی ہمارے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ پس اس تباہی سے بچنے کے لئے ہر ملک اور ہر ایک فرد کو خواہ وہ مذہبی رجحان رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ بہت احتیاط سے قدم اُٹھائے۔ دعا ہے کہ ایسا ہو جائے کہ ہر فرد اس دنیا کا اس وقت کی ضرورت کو جان لے۔ آخر میں، میں آپ سب کا دوبارہ شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے وقت نکالا اور یہاں آنے کی زحمت کی اور پھر توجہ سے سنا جو میں نے بیان کیا۔ دعا ہے آپ سب پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہو۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page132)

جون 2013ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے برطانیہ کی پارلیمنٹ کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر ہاؤس آف پارلیمنٹ میں ایک خطاب فرمایا جس میں 68 اعلیٰ عہدیداران کے علاوہ 30 اراکین پارلیمنٹ 12 اراکین دارالامراء 2 منسٹرز اور 6 کابینہ کے وزراء کے علاوہ دیگر معززین شامل تھے۔ اس تقریب کو ریکارڈ اور نشر کرنے کے لئے بی بی سی اور ٹی وی اور دیگر تمام میڈیا کے نمائندگان موجود تھے۔ اس موقع پر حضور نے ’’اسلام- امن اور ہمدردی والا مذہب‘‘ کے موضوع پر حاضرین کو خطاب فرمایا۔ ذیل میں چند اقتباسات پیش ہیں۔

آپ نے فرمایا:

دنیا اس وقت سمٹ کر ایک دوسرے کے بہت قریب آچکی ہے۔ اس طرح باہمی عزت واحترام کا فقدان اور ایک دوسرے کے ساتھ قیام امن کی راہ عدم تعاون نہ صرف مقامی طور اس علاقہ یا شہر کے نقصان کا باعث ہو گا بلکہ اس کے برعکس آخر کار یہ دنیا کی تباہی کا موجب بن جائے گا۔ ہم سب گزشتہ دو عالمی جنگوں سے ہونے والی تباہی سے آگاہ ہیں۔ مگر بعض ملکوں کی بعض حرکات سے ایسا لگتا ہے کہ تیسری عالمی جنگ قریبی افق پر منڈلا رہی ہے۔ اگر عالمی جنگ شروع ہو جاتی ہے تو مغربی ممالک اس کی تباہیوں کے دور رس نتائج سے شدید طور پر متاثر ہوں گے۔ آئیں ہم ملکر اس ممکنہ تباہی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ آئیں ہم مل کر اپنی آنے والی نسلوں کو جنگ کی ہولناکیوں اور دردناک نتائج سے محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ ایٹمی جنگ سب سے بڑھ کر خوفناک نتائج کی حامل ہو گی اور جس انداز سے دنیا اس وقت چل رہی ہے یہ ایک ایٹمی جنگ کے آغاز کے امکانات کے قریب ہوتی چلی جارہی ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ کوشش کی جائے کہ ہم انصاف، سچائی اور ایک اعلیٰ اقدار کے قیام کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور اس طرح سے اُس طبقہ کی جو نفرت کو فروغ دے کر دنیا کے امن کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے، اُس کو ناکام بنائیں۔ یہ میری خواہش ہے اور میری دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو تمام طاقتیں حاصل ہیں وہ دنیا کی بڑی طاقتوں کو اس قابل کرے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنا فرض اس سلسلہ میں حقیقی دیانتداری اور انصاف سے ادا کریں۔ آمین

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE PAGE:149)

نومبر 2013ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ سے ایک تاریخی خطاب فرمایا، اس خطاب کی ایک جھلک ذیل میں ہے۔ فرمایا:

ہم کو نہیں بھولنا چاہئے اُن دل دہلا دینے والے نتائج کو جو گزشتہ دو عالمی جنگوں کی وجہ سے گزشتہ صدی میں دنیا کو بھگتنا پڑے۔ شدید تباہی جو ان دو جنگوں کی وجہ سے آئی خاص طور پر دوسری جنگ عظیم ان تباہیوں کا کسی کو گمان تک نہ تھا۔

دوسری جنگ عظیم میں قریباً 700 لاکھ افراد لقمۂ اجل بنے اور کہا جاتا ہے کہ ان میں 400 لاکھ افراد جو تھے وہ غیر فوجی تھے لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ فوجی سپاہیوں سے زیادہ تعداد میں غیر فوجی یعنی شہری آبادی ہلاکت سے ہمکنار ہوئی۔ مزید یہ کہ اس جنگ کے نتیجے میں جو عوامل ظہور پذیر ہوئے وہ سچ مچ بہت زیادہ خوفناک تھے لہٰذا اُن کے سبب جو اموات ہوئیں اُن کی تعداد بھی لاکھوں میں جا پہنچتی ہے۔ کئی سالوں تک تابکاری کے اثرات کے باعث اُن علاقوں میں جہاں بم گرائے گئے تھے جو بچے پیدا ہوتے تھے اُن کی جسمانی ہیئت خوفناک حد تک متاثر ہوتی رہی۔

آج کی دنیا میں بعض چھوٹے ممالک نے بھی ایٹم بم بنا لئے ہیں اور ان کے سربراہان کو بٹن دبانے کا بہت شوق ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اُن کو اُن خوفناک نتائج کا ادراک ہی نہیں ہے جو اُن کے اس غیر ذمہ دارانہ عمل سے ظاہر ہوں گے۔ پس اگر آج ہم تصور کریں ایٹمی جنگ کا یہ تصور انسان کو اس بری طرح سے متاثر کرتا ہے کہ وہ مبہوت ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایٹم بم جو اس وقت بعض چھوٹے ممالک کے پاس ہیں وہ ان بموں سے بہت زیادہ طاقتور ہیں جو دوسری جنگ عظیم میں استعمال کیے گئے تھے اور اس طرح سے اُن لوگوں کو جو اس دنیا میں امن کے قیام اور اس کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں بہت ہی زیادہ فکرمندی کا باعث بن رہے ہیں۔

پچھلے سال مجھے ایک موقع ملا اور میں نے واشنگٹن ڈی سی میں کیپیٹل ہل میں خطاب کیا تھا۔ اس خطاب کو سننے والوں میں بہت سے سینیٹرز، کانگریس مین، تھنک ٹینک کے نمائندگان اور زندگی کے گوناگوں شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ میں نے واضح طور پر ان سے کہا تھا کہ انصاف کے تقاضوں کو صرف اسی صورت میں پورا مانا جائے گا اگر تمام طبقات اور تمام قوموں کے ساتھ برابری کی بنیاد پر سلوک کیا جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ امیر اور غریب ملکوں کے فرق کو اور چھوٹے اور بڑے ملکوں کے فرق کو ہوا دیتے اور اگر تم ویٹو پاور کو ناانصافی کے فروغ کے لئے استعمال کرتے ہو تو پھر ایسے میں بے چینی اور بدامنی لازمی طور پر فروغ پائے گی۔

میں نے اسلام کی بعض تعلیمات کو جو قیام امن سے متعلق ہیں ان کے سامنے رکھیں لیکن میں واضح کردوں کہ وقت کی کمی کے باعث میں نے چند ہی تعلیمات کو بیان کیا تھا۔ امر واقع یہ ہے کہ اسلام کی تعلیم بھری پڑی ہے ان احکامات سے جو دنیا میں امن اور تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ انصاف کے قیام کی خاطر قرآن کریم کی سورۃ 5 کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایماندارو تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کیلئے استادہ ہو جاؤ، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page159-165)

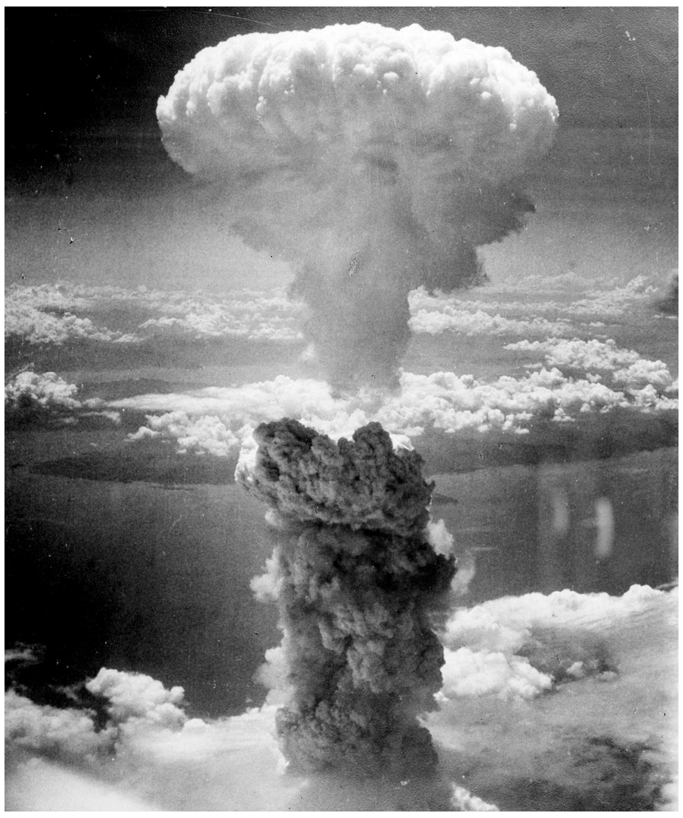

اکتوبر 2015ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیدر لینڈ کی پارلیمنٹ کی امور خارجہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے اراکین اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں سے ملک کے دارالحکومت ہیگ میں خطاب فرمایا اس میں حاضرین کی تعداد 100 تھی۔ اس میں البانیہ کروشیا مونٹی نیگرو سپین اور سویڈن کے سفیروں نے بھی شرکت کی اس موقع پر حضور نے ایک تاریخی خطاب فرمایا۔

World Peace & Security – The Critical Issues of Our Time

حضور کے اس خطاب سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں:

یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ طاقتور اقوام اکثر غریب اقوام کے معدنی وسائل سے استفادہ کرتی ہیں اور ایسے میں ان غریب قوموں کو ان کے وسائل کا جائز حق بالکل بھی نہیں دیا جاتا۔ پس ایک طویل فہرست ہے ان ممکنہ وجوہات کی کہ کیوں اور کیسے امن عالم کو متزلزل کیا جا رہا ہے، ان میں سے چند کو میں نے بیان کیا ہے۔ وجوہات جو بھی ہوں میں یقینی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا میں امن کا فقدان موجودہ نسل انسانی کی غیر یقینی کیفیات بڑی وجہ ہے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page174)

آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

ترجمہ: وقت کی کمی کے باعث میں زیادہ تفصیل سے بات نہیں کرسکا لیکن بہرطور میں بعض بنیادی اسلامی تعلیمات بیان کروں گا اور کسی شک و شبہ سے بالا تر یہ ثابت ہو جائے گا کہ اسلام ایک پُر امن مذہب ہے۔ جیسا کہ ابھی میں نے بیان کیا کہ اسلام پر ایک الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ اسلام جنگ اور انتہاپسندی کو فروغ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ آیت 191 میں فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جنگ صرف دفاعی حالت میں ہی جائز ہے۔ پھر اس نقطہ پر سورۃ الحج آیت 40 میں اس طرح زور دیا گیا ہے کہ فرمایا جنگ کی اجازت صرف ان لوگوں کو دی جارہی ہے جن پر حملہ کیا گیا اور ان پر جنگ مسلط کی گئی۔ اس کے علاوہ مسلم حکومتوں کو جنگ کی اجازت صرف اس حد تک ہے کہ مذہبی آزادی کے تحفظ کی خاطر جنگ کی جائے گی۔ پس سورۃ البقرہ آیت 194 میں فرمایا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کو اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی (ایسے ملک کے ساتھ) جنگ میں ملوث ہوں جہاں مذہبی آزادی موجود ہے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page177)

طاہر احمد۔ نمائندہ الفضل آن لائن فن لینڈ

رشیا۔ یوکرین جنگ اور انسانیت کا مستقبل

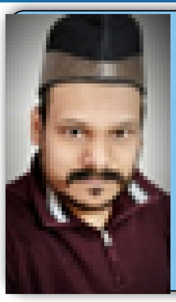

حالات کو جاننے اور ان کی بنیاد پر مستقبل کے اندازے لگانا ہمیشہ سے نسلِ انسانی کا محبوب مشغلہ رہا ہے کہیں یہ شوق وہموں کی چادر میں لپٹ کر ڈر اور خوف پیدا کر دیتا ہے اور کہیں یہ علم کے پردے میں اتنا نڈر اور بے پرواہ بنا دیتا ہے کہ مستقبل کنٹرول میں دکھائی دیتا ہے۔ کبھی ہم مستقبل کو سائنس کی نظر سے دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو کبھی مذہب کی، کبھی تاریخ کے جھروکوں سے جھانکنا دل کو بھاتا ہے تو کبھی گرد میں دبی باتوں اور اشاروں کو من پسند معنی دے کر عجیب وغریب نظریات تخلیق کرنے سے سکون حاصل کیا جاتا ہے۔

یہی حال حکومتوں، تھنک ٹینکس اور سٹریٹیجی بنانے والے مختلف اداروں کا بھی ہے، یہ مختلف حالات، خیالات اور امیدوں کی بنا پر آئندہ کچھ سالوں یا دہائیوں کی منصوبہ بندی تو کر سکتے ہیں لیکن بہت سے پوشیدہ پیش آئندہ واقعات وتباہ کاریوں یا کسی بھی واقعے کے مکمل نتائج کا پیش خیمہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے کیونکہ اس میں خدائی دخل ہوتا اور غیب کے علم پر سوائے خدا کے اور کسی کی دسترس نہیں (جو خدا پر یقین نہیں رکھتے وہ بھی علم الغیب جاننے کا دعویٰ نہیں کر سکتے) ہے اور ایسی چیزوں کی نشاندہی یا ان خطرات کی پیش بندیوں کے لیے کسی خدائی وجود کی ہی ضرورت ہوتی ہے جو خدا سے ملنے والے علم سے راہنمائی کرے۔

ہر ایک اپنے مفاد چاہتا ہے

مؤرخہ 30؍ دسمبر 2022ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے دنیا کے حالات سے متعلق جو فرمایا اسے بہت غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے، حضور نے فرمایا ’’اسی طرح دنیا کے لئے عمومی طور پر دعا کریں کہ جنگوں سے اللہ تعالیٰ ان کو بچائے، حالات خطرناک سے خطرناک ہوتے جا رہے ہیں اور تباہی منہ کھولے کھڑی ہے، کچھ پتا نہیں ہر ایک اپنے مفادات چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔‘‘

اس کے دو دن بعد ہی یوکرین کی طرف سے 89 روسی فوجی مارنے کے دعویٰ اور روس کا اس حملے کو تسلیم کرنے نیز روس میں کرسمس کے موقع پر (جو کہ 7؍ جنوری کو منائی گئی) روسی صدر کے آرتھوڈوکس چرچ کی روسی فوجیوں کی سپورٹ پر تعریفی بیان حالات کی سنگینی پر مہر ثبت کرتا نظر آتا ہے۔ علاوہ ازیں چین و تائیوان میں بڑھتی کشیدگی، فن لینڈ و سویڈن کے نیٹو میں شامل ہونے کی تگ و دو، انڈیا و چین کا تنازع، پاکستان کی سیاسی سورتحال اور پوری دنیا کی معاشی ابتر حالت حضور کے خدشات کے گواہ ہیں۔

کچھ عرصہ سے میڈیا و سوشل میڈیا کے جائزے کے بعد یہ اندازہ لگایا کہ دنیا کس طرح کنفیوژن کا شکار ہے، کوئی حالات حاضرہ کے تناظر میں امریکہ و یوروپ کی پالیسوں کی طرف داری کرتا نظر آتا ہے تو کوئی روس و چین سے امن عالم اور مستقبل کو جوڑتا اور امید لگائے نظر آتا ہے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں جو اس کنفیوژن سے محفوظ ہیں۔ ہم حضور انور کے الفاظ کو دیکھیں تو حضور فرما رہے ہیں کہ ’’کچھ پتا نہیں ہر ایک اپنے مفادات چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے۔‘‘ یعنی حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں جہاں اب سب اپنے مفادات کے حصول میں سرگرداں ہیں۔ لیکن ایسا نہیں کہ خدا کے بندے نے ان سب کو سمجھانے کی کوشش نہیں کی یا راہنمائی نہیں کر رہے۔

انسانیت کی بقا کی خاطر تنازعات کو ختم کریں

آگے بڑھنے سے پہلے حضور انور کی پریس ریلیز مؤرخہ 24؍ فروری 2022ء درج کرتا ہوں:

’’یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ یوکرائن میں جنگ چھڑ گئی ہے اور حالات انتہائی سنگین صورتِ حال اختیار کر چکے ہیں۔ نیز یہ بھی عین ممکن ہے کہ روسی حکومت کے آئندہ اقدامات اور اس پر نیٹو (NATO) اور بڑی طاقتوں کے ردّعمل کے باعث یہ جنگ مزید وسعت اختیار کر جائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے نتائج انتہائی خوف ناک اور تباہ کن ہوں گے۔ لہٰذا یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ مزید جنگ اور خون ریزی سے بچنے کی ہر ممکنہ کوشش کی جائے۔ اب بھی وقت ہے کہ دنیا تباہی کے دہانے سے پیچھے ہٹ جائے۔ مَیں روس، نیٹو (NATO) اور تمام بڑی طاقتوں کو پُرزور تلقین کرتا ہوں کہ وہ اپنی تمام تر کوششیں انسانیت کی بقا کی خاطر تنازعات کو ختم کرنے میں صَرف کریں اور سفارتی ذرائع سے پُرامن حل تلاش کریں۔‘‘

اب دوبارہ اگر حضور کے پچھلے الفاظ کو پڑھیں تو صاف معلوم ہوگا کہ جو بھی حضور نے سمجھایا اس پر کسی نے (دونوں اطراف کے ممالک) کان نہیں دھرے۔

خدا کے بندے خدا سے علم پا کر جو راہنمائی کرتے ہیں اور خطرات بتاتے ہیں وہ ان زمینی حقائق کے ساتھ مل کر کیا نتیجے ہمیں دکھاتے ہیں یہ اس کی کھلی اور واضح مثال ہے۔

اقوامِ عالم کی راہنمائی

بات آگے بڑھانے سے پیشتر یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی علیہ السلام اور تمام خلفاء اپنے اپنے وقتوں میں دنیا کی دنیاوی معاملات میں بھی بہت اچھی راہنمائی کرتے رہے ہیں چنانچہ حکومت برطانیہ کی بادشاہت کے زمانے کی جھڑپوں سے لے کے پہلی جنگِ عظیم اور پھر دوسری جنگِ عظیم کی تباہ کاریوں میں یہ کوششیں بدرجہ اولیٰ نظر آتی ہیں پھر اقوامِ متحدہ کے قیام پر راہنمائی پھر چاہے انڈیا یا پاکستان کی جنگ ہو، بوسنیا کے حالات ہوں خلیج کا بحران ہو یا عراق افغانستان پر حملے ہوں جب جب ایسے واقعات و حالات ہوئے ہیں خلفاء کی امن کی کوششیں انتہا کو پہنچی ہیں۔ اسی طرح ہمارے پیارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی عرصہ دراز سے ملکوں کی پارلیمنٹس میں خطابات و سیاستدانوں و دانشوروں سے ملاقاتوں میں ایک نادیدہ آفت سے ڈراتے رہے ہیں اور انصاف اور امن کی پالیسوں کو اختیار کرنے کی ترغیب دیتے رہے ہیں اس کے علاوہ حضور دنیا کے ہر خطہ میں لیڈران کو خطوط لکھ کر اس طرف توجہ دلاتے رہے کہ موجودہ حالات تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور یہ مستقبل میں بہت سنگین بحران نیز تیسری جنگ کا سبب بن سکتے ہیں۔ حضور نے یہ باتیں تب دنیا کو بتائیں جب دنیا اپنی مستی میں اسے سمجھنے سے قاصر رہی اور حضور کی باتوں پر دھیان نہ دیا، اب یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ چاہے کوئی کسی مذہب کا بھی پیروکار ہو یا چاہے خدا کا انکاری بھی ہو وہ اس کے لیے اس حقیقت کو تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ حضور کی باتیں صد فیصد پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

قومی اور ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھیں

حضور نے ایک موقع پر فرمایا:

’’میری دلی دعا ہے کہ دنیا کے حکمران ہوش سے کام لیں اللہ تعالیٰ تمام معصوم اور نہتے لوگوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔‘‘

مزید فرمایا ’’گزشتہ کئی سال سے مَیں دنیا کی بڑی طاقتوں کو متنبہ کرتا چلا آیا ہوں کہ انہیں تاریخ سے، بالخصوص بیسویں صدی میں ہونے والی دو تباہ کن عالمی جنگوں سے، سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں مَیں نے مختلف اقوام کے سربراہوں کو خطوط لکھ کر پُرزور توجہ دلائی کہ وہ اپنے قومی اور ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر معاشرے کی ہر سطح پر حقیقی انصاف کو قائم کرتے ہوئے دنیا کے امن وسلامتی کو ترجیح دیں۔‘‘

(پریس ریلیز: 24؍ فروری 2022ء)

ہر قوم کے لئے ایک (خاتمہ کا) وقت مقرر ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

(پھر ہم نے اسے کہا) اے داؤد! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکم کر اور اپنی خواہش کی پیروی مت کر۔ وہ تجھے اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی۔ وہ لوگ جو کہ اللہ کے راستہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کو سخت عذاب ملتا ہے کیونکہ وہ حساب کے دن کو بھلا بیٹھتے ہیں۔

(صٓ:27)

یعنی اللہ حکمرانوں کو انصاف کے ساتھ حکومت کرنے اور اپنی خواہشات کی پیروی پر عمل سے منع فرماتا ہے اور اس کے قدرتی نتیجے کی طرف نشاندہی کرتا ہے کہ جو اس اصول کو بھول جائے گا وہ آخر عذاب میں مبتلا ہوگا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ اقوام کی تقدیر بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٥﴾

(الاعراف:35)

اور ہر قوم کے لئے ایک (خاتمہ کا) وقت مقرر ہے پس جب ان (کے خاتمہ) کا وقت آجائے تو وہ نہ اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ (ایک گھڑی) آگے بڑھ سکتے ہیں۔

یعنی ہر قوم نے ایک نہ ایک دن اپنے انجام کو پہنچنا ہی ہے چاہے وہ مشرق کی ہو یا مغرب کی شمال کی ہو یا جنوب کی لیکن اس کے خاتمے کی گھڑی صرف اللہ کو پتا ہے۔ دنیاوی قومیں اور قوتیں ایک دوسرے کے خلاف اکثر یہ زبان استعمال کرتی رہتی ہیں کہ ہم اس ملک کو یا قوم کو تباہ کر دیں گے یا قوم کو ہستی سے مٹا دیں گے لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ سب خدا کے اذن کے بغیر نہیں ہوسکتا اور خدا اور اس کے رسول ﷺ نے اس آخری زمانے میں یاجوج وماجوج کی قوت کو ایسی ہی قوت قرار دیا ہے کہ جو اس کے مقابلے پر آئے گا اس کو خاک ہی چاٹنی پڑے گی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ (موعود) عیسیٰ کو وحی کرے گا کہ میں نے ایسے بندے پیدا کئے ہیں جن کے ساتھ کسی کو جنگ کی طاقت نہیں پس میرے بندوں کو طور پہاڑ کی طرف لے جا اور اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو کھڑا کرے گا اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے..... نبی اللہ عیسیٰ اور اس کی جماعت دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کی ہلاکت کے لئے طاعون پیدا کرے گا۔‘‘

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

چنانچہ ہم تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی جان سکتے ہیں کہ جب جب کوئی ملک امریکہ و روس وغیرہ کے مقابل آیا ہے وہ تباہ ہی ہوا ہے۔ یہاں

یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یاجوج ماجوج آمنے سامنے آگئے تو کیا ہوگا؟ یہ سوال ہی دل میں بے چینی پیدا کر دیتا ہے، یقیناً یہ ٹکراؤ بہت بڑی تباہی پر منتج ہوگا اور اسی نتیجے کو اسلامی پیشگوئیوں میں تیسری عالمی جنگ پر منتج کیا گیا ہے اور یہی صورتحال ہمیں اب درپیش ہے کہ ایک طرف امریکہ و اس کے اتحادی اور ان کا نظام ہے جبکہ دوسری طرف روس، چین ان کے اتحادی و ان کا نظام ہے۔

انگریز و رُوس = یاجوج ماجوج

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں ''ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیجیے۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہوسکیں اور اُن کی حالت میں ضعف رہا لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی۔ جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے...... یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدائے تعالیٰ چاہے گا فتح دے گا۔ چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور رُوس ہیں اس لیے ہر یک سعادتمند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہم پر بہت احسان ہیں۔''

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 373)

یاجوج ماجوج کے ٹکراؤ کے نتائج

یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کی ایک پیشگوئی درج کرتا ہوں، حضور فرماتے ہیں:

''نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہے گا۔ دونوں متحارب گروہ، یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست، ہر دو تباہ ہوجائیں گے، ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گی، ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہوجائے گا.... شاید آپ اسے افسانہ سمجھیں مگر جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے، وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر کی باتیں ہمیشہ پوری ہی ہوتی ہیں، کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔''

(امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ صفحہ 9)

جنگ عظیم، آفتوں اور ممالک و اقوام کی تقدیر سے متعلق چند مزید پیش گوئیاں

''کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم.... امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہو گا..... اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 269)

''اس زلزلہ کی جو قیامت کا نمونہ ہوگا یہ علامتیں ہیں کہ کچھ دن پہلے اس سے قحط پڑے گا اور زمین خشک رہ جائے گی نہ معلوم کہ معاً اسکے بعد یا کچھ دیر کے بعد زلزلہ آئے گا۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 94 مطبوعہ 1906ء)

''پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے..... مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اور اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ٹال دیا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 103)

''یادرہے کہ... جس قدر خدا نے تباہی کا ارادہ کیا ہے وہ پورا ہو چکے گا۔ تب خدا کا رحم پھر جوش مارے گا اور پھر غیر معمولی اور دہشت ناک زلزلوں کا ایک مدّت تک خاتمہ ہو جائے گا...... اور جیسا کہ نوحؑ کے وقت میں ہوا کہ ایک خلقِ کثیر کی موت کے بعد امن کا زمانہ بخشا گیا ایسا ہی اس جگہ بھی ہوگا..... یعنی پھر لوگوں کی دعائیں سنی جائیں گی اور وقت پر بارشیں ہوں گی اور باغ اور کھیت بہت پھل دیں گے اور خوشی کا زمانہ آجائے گا اور غیر معمولی آفتیں دور ہو جائیں گی تا لوگ یہ خیال نہ کریں کہ خدا صرف قہار ہے رحیم نہیں ہے اور تا اس کے مسیحؑ کو منحوس قرار نہ دیں۔''

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 399)

''طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر..... ایمان لاتے ہیں لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376-377)

''جب ممالک مغربی کے لوگ فوج درفوج دین اسلام میں داخل ہوجائیں گے تب ایک انقلابِ عظیم ادیان میں پیدا ہوگا اور جب یہ آفتاب پورے طور پر ممالک مغربی میں طلوع کرے گا تو وہی لوگ اسلام سے محروم رہ جائیں گے جن پر دروازہ توبہ کا بند ہے۔ یعنی جن کی فطرتیں بالکل مناسبِ حال اسلام کے واقعہ نہیں...... اُن کے دل سخت ہوجائیں گے اور ان کو توبہ کی توفیق نہیں دی جاوے گی۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 377-378)

''دیکھتا ہوں کہ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں ہے۔''

(اخبار البدر 6؍ فروری 1903ء صفحہ 23)

''اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔''

(تذکرہ صفحہ 813)

خلاصہ و حاصل کلام

یہ تمام پیش خبریاں بتا رہی ہیں کہ ایک وقت میں تمام اقوام و دنیا میں احمدیت اسلام کا سایہ ہوگا اور ہر قوم کی اکثریت اس میں داخل ہو چکی ہوگی جبکہ دوسری طرف یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ آخری وقت کی تباہی مقدر ہے کہ جس میں دنیا کے کونے کونے میں عذاب اور تباہیاں آئی ہیں اور نہ جانیں محفوظ ہوں گی نہ مکانات۔ یاجوج و ماجوج کے آپس کا ٹکراؤ ناگزیر ہے اور اگر ہم حضور انور کی باتوں کو دھیان سے سنیں اور دنیا کے موجودہ حالات کا مشاہدہ کریں تو یہ وقت بہت قریب معلوم ہوتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید اب اس تباہی کا وقت قریب ہے جب خون کی ندیاں جاری ہوں گی مگر ساتھ ہی حضرت مسیح موعودؑ کے وہ پیش خبری دل کی تسلی کرتی ہے جس میں آپؑ کی دعا کے بعد اللہ نے آپ کو بتایا کہ یہ گھڑی ٹال دی گئی ہے اور حضور انور بھی بار بار ہم احمدیوں کو یہ فرمارہے ہیں کہ اب صرف ہمارے توسط سے ہی یعنی جماعت احمدیہ کے توسط سے ہی امن وابستہ ہے اور اگر ہم نے اپنی اصلاح نہ کی اور اپنا حق لوگوں کو سمجھانے کا ادا نہ کیا تو یہ گھڑی قریب ہے۔

کیونکہ آخری زمانہ میں دجال اور یاجوج ماجوج کی شکست تو مقدر ہے ہی اور اس زمانے میں لوگوں نے ابتر حالت میں تو ہونا ہی تھا اس لیے اس حالت میں ان لوگوں اور قوموں سے جو دجال ہیں یا دجالی اثر میں ہیں یہ امید رکھنا کہ وہ تکبر اور حرص چھوڑ کر دنیا کے امن کے لیے متحد ہو جائیں گی تو یہ باطل خیال ہے اور جیسا کہ حضور نے امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی خطاب میں بھی فرمایا کہ یہ ہم احمدیوں کا کام ہے کہ ہم دنیا میں تبدیلی لائیں اور اس تبدیلی کے لیے اپنی تبدیلی ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ ہمارا مستقبل محفوظ ہے نہ یورپ کا مستقبل محفوظ ہے اور نہ ہی کسی اور قوم کا محفوظ ہے اور جنگِ عظیم کے خطرات ہمیشہ ہمارے سروں پر منڈلاتے رہیں گے، قحط و زلازل آتے رہیں گے اور قومیں آپس میں لڑتی رہیں گی۔

وہ جو تھے اُونچے محل اور وہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اِک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں ان کا شمار
کب یہ ہوگا؟ یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایّامِ بہار
اُس گھڑی شیطاں بھی ہوگا سجدہ کرنے کو کھڑا
دل میں یہ رکھ کر کہ حکمِ سجدہ ہو پھر ایک بار

(کلام حضرت مسیح موعود دُرِّثمین اُردو)

کلید فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشانِ فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا
بساطِ دنیا الٹ رہی ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہانِ نو کے ابھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنا

(کلامِ طاہر)

مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

(کلامِ محمود)

یہاں روس کے آنجہانی مشہور فلسفی کونٹ ٹالسٹائی کا ایک بیان درج کرتا ہوں:

''میرے ذہن میں ایک عظیم اور شاندار خیال ہے کہ انسانیت کی فلاح کے لیے ایک نیا مذہب عملی مذہب بنایا جائے جو صرف آخرت کی نوید ہی نہ دیتا ہو بلکہ موجودہ زمینی زندگی میں خوشیاں لائے جو پورے عالم انسان کو ایک لڑی میں پرو دے۔''

(ڈائری کونٹ ٹالسٹائی 5؍ مارچ 1855ء)

ٹالسٹائے جس خیال کو اپنے خداداد فلسفے سے سمجھا وہ اللہ کا اس آخری وقت کا منصوبہ تھا اور جس کے مطابق دنیا کے امن کا دارومدار اب صرف اور ایک لڑی میں پروئے جانے میں ہے جو کہ صرف خلافت احمدیہ اور جماعت کی لڑی میں پرونے سے ہی ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور ہماری تضرعات کو سنے اور دنیا سے اس بلا کو ٹال دے اور ان سب اقوام کو عقل دے جو اپنے مفادات پر انسانیت کی قربانی دینے کو تیار بیٹھے ہیں۔ آمین

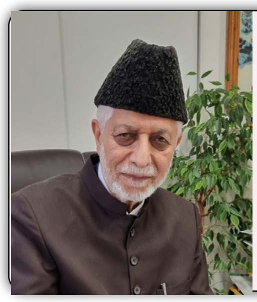

مولانا عطاء المجیب راشد۔امام مسجد فضل لندن

حاصل مطالعہ

قسط 16

ارشادات نبویؐ

مسلمانوں کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، بے چینی، تکلیف اور غم پہنچتا ہے، یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی لگتا ہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کی بعض خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء فی کفارۃ المرض)

تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے باپ اور اس کے بیٹے سے اور تمام لوگوں سے بڑھ کر اسے پیارا نہ ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب حُبُّ الرّسُول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان)

رنگ اور زبان ایک ہی تھی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَاَلۡوَانِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ ﴿۲۳﴾

ترجمہ:اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کے اختلاف بھی۔ یقیناً اس میں عالموں کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

(روم:23)

اس آیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’تو قرآن میں زبان اور رنگ کے اختلاف کے بارہ میں ایک ہی جگہ ذکر پائے گا پس خدا تعالیٰ ان دونوں کو ایک جگہ ذکر کرنے سے یہی اشارہ کرتا ہے کہ زبان ایک زمانہ میں ایک تھی چنانچہ رنگ بھی ایک زمانہ میں ایک تھا پھر طول زمانہ کے بعد دونوں میں اختلاف ہوگیا۔‘‘

(منن الرحمٰن صفحہ 215 روحانی خزائن جلد 9)

قویٰ مضبوط کرنے کا نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’ذکر الٰہی سے قویٰ مضبوط ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ بوڑھے جوان ہو جاتے ہیں اور اس امر کا ثبوت قرآن شریف سے ہی ملتا ہے۔حضرت زکریاؑ نے اپنی کمزوری کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا علاج یہی بتایا ہے کہ تم ذکر الٰہی کرو اور تین روز تک کسی سے کلام نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے اس پرعمل کیا اور خدا نے جیتی جاگتی اولاد عطا فرمائی۔‘‘

(الحکم 30/ ستمبر 1903)

ایک ایمان افروز روایت

آج بتاریخ 7/ اکتوبر 1927ء بروز جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بہت بڑی یادگار اور خداوند عالم کی ایک زبردست آیت مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک ہوگئی یعنی میاں عبد اللہ صاحب سنوری کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کا وہ کرتہ جس پر خدائی روشنائی کے چھینٹے پڑے تھے دفن کر دیا گیا۔خاکسار نے سیرۃ المہدی حصہ اوّل میں میاں عبد اللہ صاحب کی زبانی وہ واقعہ قلم بند کیا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کے کرتہ پر چھینٹے پڑنے کے متعلق ہے۔حضرت صاحب نے میاں عبد اللہ صاحب کے اصرار پر ان کو یہ کرتہ عنایت کرتے ہوئے ہدایت فرمائی تھی کہ یہ کرتہ میاں عبد اللہ صاحب کی وفات پر ان کے ساتھ دفن کر دیا جاوے تا کہ بعد میں کسی زمانہ میں شرک کا موجب نہ بنے۔سو آج میاں عبد اللہ صاحب کی وفات پر وہ ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ مجھے یہ کرتہ میاں عبد اللہ صاحب نے اپنی زندگی میں کئی دفعہ دکھایا تھا اور میں نے وہ چھینٹے بھی دیکھے تھے جو خدائی ہاتھ کی روشنائی سے اس پر پڑے تھے اور جب آج آخری وقت میں غسل کے بعد یہ کرتہ میاں عبد اللہ صاحب کو پہنایا گیا تو اس وقت بھی خاکسار وہاں موجود تھا۔میاں عبد اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ کا دیا ہوا ایک صابن کا ٹکڑا اور ایک بالوں کو لگانے کے تیل کی چھوٹی بوتل اور ایک عطر کی چھوٹی سی شیشی بھی رکھی ہوئی تھی اور غسل کے بعد جو اسی صابن سے دیا گیا۔ یہی تیل اور عطر میاں عبد اللہ صاحب کے بالوں وغیرہ کو لگایا گیا اور کرتہ پہنائے جانے کے بعد خاکسار نے خود اپنے ہاتھ سے کچھ عطر اس کرتہ پر بھی لگایا۔ نماز جنازہ سے قبل جب تک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی آمد کا انتظار رہا لوگ نہایت شوق اور درد و رِقّت کے ساتھ میاں عبد اللہ صاحب کو دیکھتے رہے جو اس کرتہ میں ملبوس ہو کر عجیب شان میں نظر آتے تھے اور جنازہ میں اس کثرت کے ساتھ لوگ شریک ہوئے کہ اس سے قبل میں نے قادیان میں کسی جنازہ میں اتنا مجمع نہیں دیکھا۔اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے سامنے میاں عبد اللہ صاحب کو اس کرتہ کے ساتھ بہشتی مقبرہ کے خاص بلاک میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سابقون اور اَوّلُون خدام کیلئے مخصوص ہے، دفن کیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح نے دفن کئے جانے کے وقت فرمایا کہ جن لوگوں کے سامنے یہ کرتہ بعد غسل میاں عبد اللہ صاحب کو پہنایا گیا ان کی ایک حلفیہ شہادت اخبار میں شائع ہونی چاہیے تا کہ کسی آئندہ زمانہ میں کوئی شخص کوئی جعلی کرتہ پیش کر کے یہ دعویٰ نہ کر سکے کہ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ کرتہ ہے جس پر چھینٹے پڑے تھے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں عبد اللہ صاحب مرحوم اَلسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ میں سے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ان کو ایک غیر معمولی عشق تھا۔ میرے ساتھ جب وہ حضرت صاحب کا ذکر فرماتے تھے تو اکثر ان کی آنکھیں ڈبڈبا آتی تھیں اور بعض اوقات ایسی رقت طاری ہو جاتی تھی کہ وہ بات نہیں کر سکتے تھے، جب وہ پہلے پہل حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی عمر صرف اٹھارہ سال کی تھی اور اس کے بعد آخری لحہ تک ایسے روز افزوں اخلاص اور وفاداری کے ساتھ مرحوم نے اس تعلق کو نبھایا کہ جو صرف انبیاء کے خاص اصحاب ہی کی شان ہے۔ ایسے لوگ جماعت کیلئے موجب برکت و رحمت ہوتے ہیں اور ان کی وفات ایک ایسا قومی نقصان ہوتی ہے جس کی تلافی ممکن نہیں ہوتی۔مرحوم کو اس خاکسار کے ساتھ بہت انس تھا اور آخری ایّام میں جب کہ وہ پنشن لے کر قادیان آ گئے تھے۔ انہوں نے خاص شوق کے ساتھ ہمارے اس نئے باغ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا جو فارم کے نام سے مشہور ہے اور جو یہ خاکسار کچھ عرصہ سے تیار کروا رہا ہے اور پھر مرحوم نے اس انتظام کو ایسی خوبی کے ساتھ نبھایا کہ میں اس کے تفکرات سے قریباً بالکل آزاد ہوگیا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو عالم اُخروی میں اعلیٰ انعامات کا وارث کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص قرب میں جگہ عطا فرمائے جن کا عشق مرحوم کی زندگی کا جزو تھا اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔اللّٰھم آمین بوقت وفات مرحوم کی عمر کم و بیش چھیاسٹھ سال کی تھی۔وفات مرض فالج سے ہوئی جس میں مرحوم نے تیرہ دن بہت تکلیف سے کاٹے۔فالج کا اثر زبان پر بھی تھا اور طاقت گویائی نہیں رہی تھی مگر ہوش قائم تھے۔یوں تو سب نے مرنا ہے مگر ایسے پاک نفس بزرگوں کی جدائی دل پر سخت شاق گذرتی ہے اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیرینہ صحبت یافتہ یکے بعد دیگرے گذرتے جاتے ہیں اور ابھی تک ہم میں اکثر نے ان سے وہ درس وفا نہیں سیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے لائے تھے اور جس کے بغیر ایک مذہبی قوم کی ترقی محال ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1، صفحہ 396-398 مطبوعہ قادیان 2008ء)

ارشاداتِ امام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

- ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے تا کہ نیکیوں میں توفیق ملے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔

(مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019ء)

- احمدی مومن اور مومنہ میں دین میں بڑھنے کے لئے مسابقت کی روح ہونی چاہئے نہ کہ دنیاوی چیزوں کے لئے۔

(مستورات سے خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 2019ء)

دعا کا تحفہ

حفاظت الٰہی کے حصول کی دُعا

بنو ہاشم کے ایک آزاد کردہ غلام عبد الحمید اپنی والدہ (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کی خادمہ تھیں) سے روایت کیا کرتے تھے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کو صبح وشام اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان کے لئے یہ دُعا سکھائی تھی:

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمۡ یَشَالَمۡ یَکُنۡ، اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا

(ابو داؤد کتاب الادب)

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ۔ کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں ہوتی مگر اللہ ہی کے ذریعہ سے اور وہی ہوتا ہے جو خدا چاہتا ہے اور جو خدا نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ مَیں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر امر پر قادر ہے اور علم کے لحاظ سے اس نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 131)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

فہمیدہ بٹ۔ جرمنی

اولاد کی تعلیم و تربیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مقامات پر اولاد کے لیے طیب اور صالحین جیسے الفاظ استعمال کئے ہیں اسی اثناء میں مختلف دعائیں انبیاء کرام علیہ السلام کوسکھائی گئیں۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الصافات کی آیت نمبر 100 میں فرماتا ہے:

ترجمہ:اے میرے رب! مجھے نیکو کار اولاد عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَھۡلِیۡکُمۡ نَارًا وَّقُوۡدُھَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَۃُ عَلَیۡھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعۡصُوۡنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَھُمۡ وَیَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ ﴿۷﴾

(التحریم:7)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن پتھر اور انسان ہیں۔

یہاں مومنین کو بالخصوص گھروں کے سربراہوں کو توجہ دلائی جا رہی ہے کہ چونکہ وہ اپنے اہلِ خانہ کی ہر طرح کی مادی ضروریات کے متکفل اور اُن کی تعلیم و تربیت کے ذمہ دار ہونے کی وجہ سے گھروں کے نگران مقرر کیے گئے ہیں۔

اولاد کے حق میں باپ کی دعا کو خاص قبولیت بخشی گئی ہے جیسا کہ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں تین دعائیں مقبول ہیں (1)والد کی دعا (2)مسافر کی دعا (3) مظلوم کی دعا۔

(ترمذی)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اِس آیت کے حوالے سے فرماتے ہیں:

’’اوپر عورتوں کا ذکر ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ تاکید فرماتا ہے کہ اپنے اہلِ خانہ کو وعظ ونصیحت کرتے رہو اور اُنہیں نیک باتوں کی طرف متوجہ کرتے رہو تا کہ وہ عذاب سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوۡنَ عَلَی النِّسَآءِ (النساء:35) مَرد عورتوں کے موٴدِب ہوا کرتے ہیں کہ اُن کو ہر قسم کے آدابِ شرعیہ و اسلامیہ سکھاویں۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 150 مطبوعہ 2005ء)

آنحضرت ﷺ نے بچے کی پیدائش پر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنے کی تلقین فرمائی۔جس سے ’’اُم الصبیان‘‘ (اس میں بچوں کو سوکھے کا مرض لاحق ہوجاتا ہے اور بچہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ عموماً تشنج کا دورہ پڑتا ہے۔) کی بیماری نہیں ہوتی۔

(الجامع الصغیر)

ان الفاظ سے قرآنی تعلیم کا خلاصہ بچے کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے گویا بچے کے دل میں تعلیم کا پختہ نقش قائم ہوجاتا ہے۔

آنحضور ﷺ نے اذان کے متعلق فرمایا: اَلۡاَذَانُ یَتَرَدَّدُ الشَّیۡطٰنُ کہ اذان شیطان کو دھتکار کر دیتی ہے۔

(بخاری)

بچپن کا ابتدائی دور پروش کے لحاظ سے اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اسے نماز پڑھنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اسے فحشاء ومنکر سے بچانے کے لئے ہدایت دی کہ مُرُوۡا اَوۡلَادَکُمۡ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمۡ اَبۡنَاءَ سَبۡعٍ وَاضۡرِبُوۡھُمۡ عَلَیۡھَا وَھُمۡ اَبۡنَاءَ عِشۡرِیۡنَ وَفَرِّقُوۡا بَیۡنَھُمۡ فِی الۡمَضَاجِعِ

(ابوداؤد)

کہ جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اُسے نماز کا حکم دو اگر تین سال کی کوشش کے بعد بھی نماز نہ پڑھے تو اس کو سرزنش کی جائے اور دس سال کی عمر میں اس کو علیحدہ سلائیں اور جب بڑا ہوجائے تو اس کو گھر میں اجازت لے کر داخل ہونا چاہیے۔

پھر فرمایا کہ جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو اُسے لا الہ الا اللہ سکھا دو اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دیں۔

(زاد المعاد)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے مگر تین ایسے اعمال ہیں کہ ان کا اجر و ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے: (1) صدقہ جاریہ کرجائے۔ (2) ایسا علم چھوڑ جائیں جس سے لوگوں کو فائدہ ملتا رہے اور (3) صالح اولاد جو والدین کے لئے دعا کرتی رہے۔

بچوں کی سب سے پہلی درس گاہ ماں کی گود ہوتی ہے ماں اگر دین دار تعلیم یافتہ ہوگی تو وہ اپنی اولاد کی عمدہ رنگ میں تربیت کر سکے گی لیکن اس کا ہرگز مطلب نہیں والد کا تربیت میں کوئی حصہ نہیں دونوں ہی بچوں کی تربیت کے برابر کے ذمہ دار ہیں۔ ہر ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بچے پڑھ لکھ جائیں ذہین لائق ہوں ایک کامیاب انسان بنیں تو ماں باپ کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو اچھے نمونے دکھائیں۔

بچے موم کا پتلا ہوتے ہیں وہ کسی بھی سانچے میں ڈھل جاتے ہیں اس لیے ان کو صحیح اور عمدہ سانچے میں ڈھالیں۔سب سے عمدہ اور بہترین راستہ خدا اور اسکے رسولؐ کا بتایا ہوا راستہ ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کی ایسے رنگ میں تربیت کرو کہ یہ تین خوبیاں بطور عادت وخصلت ان میں راسخ ہوجائیں۔

- اپنے نبی سے محبت
- اہلِ بیعت سے محبت
- تلاوت قرآن اور اس سے محبت

پھر فرمایا:

اَعِیۡنُوا اَوۡلَادَکُمۡ عَلَی الۡبِرِّ

(الجامع الصغیر ابن سیوطی، ابن ماجہ)

کہ نیکی کے کاموں میں اپنے بچوں کی مدد کیا کرو۔

بچوں میں اس سے احساسِ ذمہ داری پیدا ہوگی اور دوسروں کے کام آنے نیکیوں میں سبقت لے جانے کا جذبہ پیدا ہوا اور وہ ایک مفید کار آمد شہری ثابت ہوں۔

بچوں کو پانچ وقتہ نمازوں اور قرآن پاک کی تلاوت کا عادی بنائیں آپ خود قرآن سیکھیں اور بچوں کو سکھائیں۔

بچوں کو روزمرہ کی دعائیں صحیح تلفظ سے یاد کرائیں، ان کے معنی بھی بتائیں اور موقع پر پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ MTA اپنے بچوں کے ساتھ مل کر دیکھیں۔

خلافت سے محبت کا بیج ان کے دلوں میں بوئیں تا کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ ایک ایسا مضبوط اور توانا درخت بن جائیں کہ آندھیاں بھی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ ان کے سامنے اپنے عملی نمونے پیش کریں تا کہ وہ اس کی اہمیت سمجھیں۔

ماں باپ جب خود نیکی کے میدان میں قدم اٹھائیں گے تو ان کے بچے بھی ان کے دیکھا دیکھی انہیں راہوں پر چلنے لگیں گے۔

نیک اور صالح اولاد کا حصول

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بعض دفعہ مائیں دینی امور کی طرف توجہ دینے والی ہوتی ہیں عبادت کرنے والی ہوتی ہیں تو مرد نہیں ہوتے۔بعض جگہ مرد ہیں تو عورتیں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہیں۔اولاد کے نیک ہونے اور زمانے کے بداثرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کی خواہش اور اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے مرد وعورت دونوں نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

(خطبہ جمعہ 14/ جولائی 2017ء)

تربیت میں نرم مزاجی ایک اہم اصول ہے بچوں کے دلوں پر نرمی شفقت و محبت کے ساتھ حکمرانی کریں۔

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جسے نرم مزاجی سے نواز دیا گیا اسے خیر سے نواز دیا گیا، اور جسے نرم مزاجی سے محروم کردیا گیا اسے خیر سے محروم کردیا گیا‘‘۔

(صحیح سنن الترمذی للالبانی:2/195 صحیح الجامع:6055)

والدین کو بچوں کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھنا چاہیے تا کہ آپ کے بچے آپ سے ہر بات بغیر کسی خوف کے کہہ سکیں۔ کہ آپ کے بچے کیا کر رہے ہیں ان کا ملنا جلنا کن کے ساتھ ہے آپ کو خبر ہو ان کو صحیح اور غلط کی پہچان کرنا سکھائیں۔

بچوں کے اندر خود اعتمادی پیدا کریں تا کہ ان کے اندر حالات کے مطابق فیصلہ کرنے کی قوت پیدا ہوسکے اگر کبھی کوئی غلط فیصلہ ہوجائے تو ان کا ساتھ دیں نا کہ لعن طعن کرنا شروع کردیں اس سے ان کی شخصیت مسخ ہوجائے گی۔انسان ہمیشہ ہی تجربات سے سیکھتا آیا ہے۔

بچوں پر بے جا پابندیاں نہ لگائیں کہ وہ باغی ہوجائیں اور نہ ہی اتنی آزادی دیں کہ آپ غافل اور وہ تباہ ہوجائیں۔

بچوں سے بے جالاڈ پیار کرنا ہر خواہش کو پورا کر دینا ان کو ضدی اور خودسر بنا دیتا ہے اعتدال بہت ضروری ہے۔

بچوں کے دلوں میں جھوٹ سے نفرت پیدا کریں۔ جھوٹ بہت ساری برائیوں کی جڑ ہے۔ ان کو سچ بولنے کی تاکید کریں نا صرف قولی طور پر عملی طور پر عمل کرتے ہوئے۔

ایک مرتبہ آپ کے سامنے ایک عورت نے اپنے کم سن بچہ سے کہا: ’’یہاں آؤ میں تم کو کچھ دوں گی‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’تم نے اس کو کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟‘‘، اس عورت نے عرض کیا: ’’کھجور‘‘، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو کچھ نہ دیتی تو تمہارے حساب میں ایک

جھوٹ لکھ دیا جاتا۔''

(سنن ابی داود:4991 صحیح الجامع:1391)

بچوں کے سامنے آپسی جھگڑوں سے اجتناب کرنا چاہیے والدین کے مابین مسلسل تصادم سے بچے مایوسی، کمتری کا شکار اور حسنِ اخلاق سے عاری ہوجاتے ہیں ایسے میں بچے باوقار شخصیت کا مالک بننا ممکن نہیں رہتا بچوں کو پر سکون ماحول مہیا کریں تا کہ بچوں کی اچھی ذہنی نشوونما ہو سکے۔

جیسا کہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہر بچے کی نظر میں ان کے ماں باپ ان کے رول ماڈل ہوتے ہیں اگر ان دونوں کے تعلقات آپس میں بہتر نہیں ہوں گے تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ ان کی چھاؤں تلے جو اولاد پروان چڑھ رہی ہے وہ ذہنی دباؤ اور نفرتوں سے پاک ہے۔

(انوارالعلوم جلد 9 منہاج الطالبین)

بچوں کو باہر کے لوگوں کے سامنے برا بھلا کہنے سے گریز کریں اس سے بچوں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ بہت ساری منفی سرگرمیوں کی طرف راغب ہوجاتے ہیں۔ دوسروں کے سامنے بچوں کی خوبیاں بیان کریں جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہو۔

دورِ حاضر سب سے خطرناک دور ہے جس میں بچوں پر نظر رکھنا مشکل ہوگیا ہے موبائل، آئی پیڈ، لیپ ٹاپ جو کہ وقت کی ضرورت ہے۔ جن سے دور رہنا بھی مشکل ہے۔ والدین کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ بچوں پر نظر رکھیں کہ ان کے بچے کون سی ویب سائٹ پر جاتے ہیں اور کون کون سی گیمز کھیل رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

گاڑی کے پہیوں کی طرح اپنے آپ کو بیلنس رکھنا ہوگا دونوں کو ایک ساتھ چلنا ہوگا تبھی آپ کے بچے اپنی زندگی کا سفر بغیر کسی حادثے کے گزارنے کے قابل ہوسکتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو معاشرے کا مفید وجود بنانے کے قابل ہوسکیں گے ... گھروں کے ماحول کو جب آپ پاک کرلیں گی تو پھر آپ اس کوشش میں بھی رہیں گی کہ زمانے کی لغویات فضولیات اور بدعات آپ کے گھروں پر اثر انداز نہ ہوں کیونکہ یہی چیزیں جو ان پاک تبدیلیوں کی کوششوں کو گھن کی طرح کھا جاتی ہیں جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے... آزادیٔ ضمیر کے نام پر سڑکوں گلیوں بازاروں میں بیہودہ حرکتیں ہورہی ہیں... فیشن سے منع نہیں کیا جاتا لیکن فیشن کی بھی کوئی حدود ہوتی ہیں ان کا بھی خیال رکھیں۔

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول جلد سوم حصہ دوم صفحہ 22-25)

جس طرح ایک درخت میں پھول لگتے ہیں تو ارد گرد کی فضا میں ان پھولوں کی خوشبو رچ بس جاتی ہے، پھر پھل نکلتے ہیں اور درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح مذہب کی سچائی کا علم اس مذہب کے ماننے والوں کے اعلیٰ اخلاق سے ثابت ہوتا ہے۔

سو ہم سب کو اپنا اپنا جائزہ لیتے ہوئے اپنی اخلاقی حالاتوں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ تعلیم و تربیت کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے گھروں میں دینی و دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کا ماحول بنانا اور پھر اس پر عملی طور پر کار بند ہونے کی کوشش کرتے رہنا ہر احمدی عورت کی اصل ذمہ داری ہے۔ آپ کا کام بچوں کو صحیح اور درست راستے کی رہنمائی کرنا ہے ان کے حق میں دعائیں کرنا ہے۔ راہ راستی کے لئے بہت ضروری ہے کہ آپ بچوں کو بتائیں کہ ہم سب نے یوم آخرت میں اپنے اپنے عملوں کا جواب دے ہونا ہے اگر ہم اس کی رضا کی راہوں پہ نہیں چلیں گے تو کیسے سرخرو ہو پائیں گے یہ دنیا عارضی ٹھکانہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی بتائی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ذیشان محمود۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون

مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے تحت سالِ نو کا پروگرام

جدت کے نام پر کئی تقریبات انسانی زندگی کی ضروریات میں شامل کر دی گئی ہیں جبکہ ان سے بآسانی اجتناب ممکن ہے۔ لوگ اپنی مذہبی اور معاشرتی اقدار کے خلاف دیگر رسومات و رواجوں پر بلا سوچے سمجھے عمل کرتے ہوئے اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بناتے جا رہے ہیں۔ اس دور میں جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو ہر ملک و قوم کے رسوم و رواج سے بچا کر اصل اسلامی تعلیم کی جانب موڑ رہی ہے۔ انہی تقریبات میں سالِ نو کا آغاز پوری دنیا کے ہر ملک اور ہر رنگ و نسل کے لوگوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے جس پر مذہبی اقدار کی دھجیاں اڑا دی جاتی ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں بھی جماعت احمدیہ سے وابستہ دین اسلام کے پیروکار اپنی دینی اقدار کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ سیرالیون اگرچہ مسلم اکثریتی ملک ہے لیکن کرسمس اور نئے سال کو بھی بطور تہوار مکمل طور پر منایا جاتا ہے۔ ہر عمر کے مسلمان بھی عیسائیوں، ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے ساتھ سال کا آخری ہفتہ شور وغوغا، ناچ گانے اور دیگر لغویات میں مصروف رہتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ

سیرالیون کے تحت سال نو کے آغاز پر خدام اور اطفال کو زمانے کی اس رو سے بچانے کے لیے ایک موثر تربیتی پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد خدام اور اطفال کو خلیفۂ وقت کے ارشاد پر لبیک کہنا اور من وعن عمل کو یقینی بنانا تھا۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکم جنوری 2023ء کو مکرم محمد مورث کمارا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کی منظوری سے شعبہ تربیت کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کو سال نو کا کامیاب پروگرام منانے کی توفیق ملی۔ پروگرام سے قبل نیشنل عاملہ کی آن لائن میٹنگ ہوئی۔ پروگرام کے انفوگرافکس بنا کر شیئر کئے گئے۔ خدام کے وٹس ایپ سٹیٹس اور ڈیپلے پکچر کے لئے خصوصی امیجز بنائے گئے جس خدام کے علاوہ لجنہ اور انصار نے بھی لگایا۔ اقتباسات، شارٹ ویڈیوز اور میسیجز بھجوائے گئے۔

پروگرام کے تحت نئے سال کے سنگم پر نوافل کا اہتمام کیا گیا۔ بیشتر مجالس میں باجماعت نوافل ادا کیے گئے۔ نیز اکثر مجالس میں خدام اور اطفال نے ساری رات مساجد میں ہی گزاری تا کہ علی الصبح نماز تہجد اجتماعی طور پر ادا کی جائے مبادا گھر جانے سے نماز تہجد رہ جائے۔ اسی طرح خدام و اطفال نے نفلی روزہ رکھا اور عیادت مریضان کے لیے ہسپتال گئے اور مریضان کو نئے سال کی مبارکباد دی اور ان کی صحت یابی کے لیے دعا بھی کی۔ نماز تہجد، اجتماعی سحری، نماز فجر اور دروس کے بعد خدام و اطفال نے تلاوت بھی کی۔ انفرادی طور پر صدقہ دیا گیا نیز حضورانور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے گئے۔ پودے لگائے گئے۔

اسی طرح پروگرام کے مطابق مجالس میں مثالی وقار عمل کا انعقاد کیا گیا۔ خدام و اطفال نے سڑکوں سے پلاسٹک بیگز اور کچرا اٹھایا، مساجد کی اندرونی و بیرونی صفائی کی گئی۔ نالیوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ سڑکیں برابر کی گئیں نیز مختلف خالی پلاٹس اور wharfs کی صفائی کی گئی۔ انصار، لجنہ و ناصرات بھی وقار عمل میں بھرپور حصہ لینے کے ساتھ ساتھ دیگر پروگرامز میں شامل ہوئیں۔ اسی طرح بعد نماز عصر فٹ بال کی گیمز کا انعقاد کیا گیا۔

امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 دسمبر 2022ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت کو جن دعاؤں کی تحریک فرمائی وہ بھی خدام و اطفال سمیت تمام احباب جماعت تک فوری پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کو باثمر فرمائے اور خدام و اطفال کو پنجوقتہ نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

رپورٹ: فرخ شبیر لودھی۔ نمائندہ الفضل آن لائن لائبیریا

لائبیریا میں IAAAE کی سرگرمیاں

زمین کا اکہتر فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث آئندہ چند سالوں میں کچھ ممالک پانی کی قلت کا شکار ہوں گے۔ سائنسدان دوسرے سیاروں پر پانی کی تلاش میں سرگرداں ہیں جبکہ تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ برّاعظم افریقہ میں ایک بڑی تعداد ایسی بھی ہے جس نے ابھی تک صاف پانی کا ذائقہ بھی نہیں چکھا اور برساتی نالوں کا پانی پینے پر مجبور ہے۔ اگر صاف پانی میسر ہے بھی تو اس کے حصول کے لئے دور دراز کے مقامات سے خصوصاً کم عمر بچوں کا پانی کی بالٹی سر پر اٹھا کر لانا ایک معمول ہے۔

خدمت انسانیت جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ غریب ممالک میں بنی نوع انسان کی خدمت کے پیش نظر جماعت کے آرکیٹکٹس اور انجنیئرز کی ایسوسی ایشن (IAAAE) کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا اہم منصوبہ Water for life ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید مشنری سے لیس ہے اور افاضہ عام کے لئے اب تک ہزاروں پانی کے نلکے لگا چکی ہے نلکوں کی تنصیب کے ساتھ ساتھ ان کی دیکھ بھال اور مرمت کی جاتی ہے خواہ وہ کسی بھی تنظیم کی طرف سے لگائے گئے ہوں۔

اسی سلسلہ میں دسمبر 2022ء کے آخری عشرہ میں جرمنی سے مکرم ڈاکٹر نسیم الرحمٰن صاحب کو نلکوں کی Rehabilitation Project کے لئے بھجوایا گیا۔ لائبیریا میں زیادہ تر نلکے نظام جماعت کے تحت Grand Cape Mount اور Bomi کاؤنٹی میں لگائے گئے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب کی آمد سے قبل ہر دو کاؤنٹیوں کے مرکزی مبلغین کرام نے نلکوں کی مرمت کے حوالہ سے ایک تفصیلی جائزہ تیار کیا جس میں نلکوں کی تعداد، ان کی مرمت پر اندازاً خرچ، سامان کی ترسیل کے لئے ٹرانسپورٹ کا انتظام، مقامی ٹیکنیشنز اور خدام پر مشتمل رضاکاروں کی ٹیمز کی تیاری شامل تھی جس سے کم وقت میں زیادہ کام مکمل کرنے میں معاونت ملی۔

اس پراجیکٹ کو دو مرحلوں میں تقسیم کیا گیا۔ پراجیکٹ کا آغاز Bomi کاؤنٹی سے کیا گیا جبکہ دوسرے مرحلہ میں Grand Cape

Mount کاؤنٹی کا دورہ کیا گیا۔ دونوں کاؤنٹیوں سے موصولہ رپورٹس کے مطابق کل 49 نلکوں کی مرمت کی گئی جن میں سے 3 نلکے مکمل طور پر نئے لگائے گئے۔ ان میں سے 26 نلکے ایسے مقامات پر مرمت کئے گئے جہاں پر جماعت احمدیہ کے افراد موجود نہیں جو جماعت کی بلاامتیاز خدمت خلق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ 31 نلکے مختلف دیہاتوں میں جبکہ 18 نلکے Tubmanburg شہر کی مختلف کمیونیٹیز میں مرمت کئے گئے۔ Cape Mount کاؤنٹی میں 2 دیہات کے نلکے خراب ہونے کے باعث مکمل طور پر صاف پانی کی سہولت سے محروم تھے۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق ان نلکوں سے کل 13,000 افراد مستفید ہو رہے ہیں نلکوں کی مرمت سے پانی کی فراہمی کے ساتھ ساتھ خدام کو بھی نلکوں کی مرمت میں کافی مہارت حاصل ہوئی جو ان کے روزگار میں مدد فراہم کرسکتا ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

ان نلکوں کے کے اردگرد کا کچھ حصہ پختہ بنانے اور حفاظتی جنگلا لگانے اور نام کی تختیاں نصب کرنے کا کام تقریباً تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

مسجد بیت الکریم Tubmanburg میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں 90 افراد شامل ہوئے اور ریڈیو پر 45 منٹ کا پروگرام بھی کیا گیا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر نسیم الرحمٰن صاحب نے IAAAE کے قیام کی تاریخ، اس کے مقاصد اور کامیابیوں پر تفصیل سے سامعین کو آگاہ کیا۔ مرمت کے دوران مقامی لوگ بھی موقع پر موجود ہوتے تھے۔ چند ایک کے تاثرات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

Tewor ڈسٹرکٹ کے کمشنر Haji Jalleba صاحب Tiene میں مرمت کے وقت ٹیم سے ملنے آئے۔ ان کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کے اسکول، کلینک اور دیگر خدمت خلق کے کاموں کو خوب سراہا۔

مکرم کاہلوں صاحب صدر جماعت Wangekor کا کہنا تھا کہ بہت سی تنظیمیں آتی ہیں جو نلکا لگا کر چلی جاتی ہیں لیکن بعد میں ان کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے کوئی نہیں آتا۔ میں نے صرف جماعت احمدیہ کو ہی دیکھا ہے جو نہ صرف نلکے لگانے کی بعد ان کا خیال بھی رکھتی ہے بلکہ دوسری تنظیموں کی طرف سے لگائے جانے والے نلکوں کی مرمت بھی کرتی ہے۔

Goja ٹاؤن کے غیر احمدی چیف امام صاحب کا کہنا تھا کہ ہمارا نلکا کئی سالوں سے خراب تھا اور کوئی امید نہیں تھی کہ کوئی ٹھیک کرنے آئے گا۔ آپ کے آنے پر بہت خوشی ہے۔ آپ کے کام اور اخلاق نے میرے دل میں گھر کر لیا ہے۔ میں نے جماعت احمدیہ کے متعلق پہلے بھی سن رکھا تھا۔ میں آپ کو اپنے گاؤں میں تبلیغ کی دعوت دیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ خدمت خلق میں مصروف تمام احباب جماعت کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

کمپوزر حضرات سے درخواست

بعض دوست اور خواتین کمپوزنگ کرتے وقت الفاظ کو جوڑ کر لکھتے ہیں۔ جو کو درست ہے لیکن الفضل کے میٹیریل کو فائنل طور پر indesign میں تبدیل کرنے سے ایسے جڑواں الفاظ کی ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمام کمپوزر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ کمپوزنگ کرتے وقت الفاظ کو علیحدہ علیحدہ لکھا کریں۔ جیسے:

جڑے ہوئے الفاظ	درست طریق
کرنیوالے	کرنے والے
اسکی	اس کی
اسطرح	اس طرح
اسکے	اس کے
اسلیے	اس لیے
اسمیں	اس میں
کیلیے	کے لیے
ہونگی	ہوں گی
کیساتھ	کے ساتھ
انکے	ان کے
لیکر	لے کر
جائیگا	جائے گا
ہونگے	ہوں گے

(ایڈیٹر الفضل آن لائن لندن)

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

عابد علی بھٹی

عینک

تعارف

عینک جسے چشمہ بھی کہا جاتا ہے ایسا آلہ ہے جو کانچ یا سخت پلاسٹک لینز کے بنا ہوتا ہیں۔ یہ لینز ایک فریم پر چڑھا ہوتا ہے۔ جو کسی شخص کی آنکھ کے آگے رکھا جاتا ہے۔ عینک بصارت کی کمیوں کو دور کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ جیسا کہ پڑھنے کی عینک اور ایسی عینک جو قریبی بصارت کے لئے اور دور کی بصارت کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ حفاظتی عینک آنکھوں کے کونوں اور لینز کی حفاظت کرتی ہے۔

ایجاد

پہلی وژن ایڈ جسے ریڈنگ سٹون (Reading Stone) کہا جاتا ہے 1000 عیسویں کے لگ بھگ ایجاد ہوا تھا۔ ریڈنگ سٹون ایک شیشے کا گولہ تھا جسے پڑھنے کے مواد کے اوپر رکھا گیا تھا تاکہ حروف کو بڑا کیا جاسکے۔

سب سے پہلا چشمہ

سب سے پہلا پڑھنے کے قابل چشمہ اٹلی میں 1284ء کے آس پاس ایجاد ہوا تھا۔

موجد

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سالوینو۔ ڈی۔ آرمیٹ (Salvino D'Armate) اس کے موجد تھے۔

چشمہ کا مقصد

عینک بینائی کے مسائل کو دور کرنے کے لئے بنائی گئی۔ اگر آپ کو واضح طور پر دیکھنے میں دشواری ہو یا قریب یا دور دیکھنے میں دشواری ہو تو عینک صحیح دیکھنے میں مدد کرتی ہے۔

عینک کے فوائد

عینک نے عمر کے ساتھ ساتھ پیداواری صلاحیت میں اضافہ کیا۔ ماضی میں معاشرے کے فعال پیداواری ارکان کو نسبتاً کم عمری میں ہی کام کرنا، لکھنا، پڑھنا اور ہنرمندانہ کاموں کے لئے اپنے ہاتھوں کا استعمال چھوڑنا پڑتا تھا۔ عینک لگا کر اب یہ ارکان کام جاری رکھنے کے قابل ہوگئے۔

عینک کی ایجاد کی وجہ سے اچانک بصارت کی خرابی میں مبتلاء افراد اب نہ صرف روزمرہ کی زندگی میں فعال کردار ادا کر سکتے ہیں بلکہ زیادہ دیر تک مطالعہ بھی کر سکتے ہیں۔ اپنے علم کو بڑھا سکتے ہیں اور پھر اسے آگے دوسروں تک منتقل کر سکتے ہیں۔

عینک صاف کرنے کا طریقہ

1. سب سے پہلے اپنے ہاتھ دھو کر خشک کریں۔
2. اپنے شیشوں کو نیم گرم پانی سے دھوئیں۔
3. ہر لینز پر لوشن فری ڈش واشنگ مائع کا ایک قطرہ رکھیں پھر لینز اور فریم کے ارد گرد رگڑیں۔
4. پھر اپنا شیشہ دوبارہ دھولیں۔
5. اپنے شیشوں کو صاف مائیکرو فائیبر کپڑے سے خشک کریں۔

فقہی کارنر

ظاہری پاکیزگی کا اثر باطن پر

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ (البقرہ:223) یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں مَیں اُن کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممدّ اور معاون ہے۔ اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے، تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن غسل ضرور کرے۔ ہر نماز میں وُضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمّیت (زہر) اور عفونت سے روک ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔

(رسالہ الانذار بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ 164)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

پسندیدہ لوگ

پسندیدہ لوگ وہ ہوتے ہیں جو لوگوں میں مسکراہٹ بانٹتے ہیں۔ اگر دوسروں کو نہیں دے سکتے تو لوگوں سے ملتے وقت اپنے چہرے پر مسکراہٹ ضرور لے آتے ہیں یہی اصل صدقہ ہے اور اگر آپ کو اپنے ارد گرد کوئی اچھا انسان نہیں ملتا تو خود ایک بہترین انسان بن کر دنیا کو یہ انمول تحفہ پیش کیجئے پھر دیکھئے کی کس طرح اچھائی تیزی سے ایک سے دوسرے کو لگتی چلی جاتی ہے۔

مرسلہ: کاشف احمد

طلوع وغروب آفتاب

14/فروری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:35	18:18
مدینہ منورہ	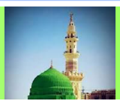	05:38	18:16
قادیان		05:50	18:14
ربوہ		05:30	17:54
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:49	17:16